عثمان پبلک اسکول سسٹم

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم بازبہ تعمیرِ جہاں خیز

ماہنامہ

تربیۃ

TARBIYAH

ستمبر ۲۰۲۵

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

تربیت

TARBIYAH

ستمبر 2025 ربیع الاول ۔ ربیع الثانی 1446ھ

Monthly e-magazine for lifelong learning & holistic development

حب رسول ﷺ

ماہ ربیع الاول کی آمد کے ساتھ ہی وطن عزیز کی فضا درود و سلام سے گونجنے لگتی ہے۔ اللہ کے محبوب رسول پاک ﷺ سے محبت کا والہانہ اظہار کیا جاتا ہے۔ اسوۂ حسنہ پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ سے محبت ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ اس کے بغیر ہم دائرہ ایمان میں داخل نہیں ہو سکتے۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نگاہ میں اس کے باپ، اس کے بیٹے اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (صحیح بخاری) انسان جس سے محبت کرتا ہے اس کی بات کو نظرانداز نہیں کر سکتا۔ جس سے جس درجے کی محبت ہو گی اسی درجے کی اطاعت ہو گی لہٰذا رسول پاک ﷺ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ان کی کامل اطاعت کی جائے اور کامل اطاعت یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ہر خواہش پر غالب ہو اور ہمارا ہر عمل اسوۂ رسول ﷺ کا پر تو ہو۔ آپ ﷺ کی پسند ہماری پسند ہو اور جس سے آپ ﷺ کی ناراضی کا خدشہ ہو ہم اس طرف دیکھنے والے بھی نہ ہوں۔ اگر ہماری اطاعت اس درجے کی نہ ہو تو پھر ایسا نہ ہو کہ سب زبانی دعوے دھرے کے دھرے رہ جائیں۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو عمل مطلوب ہے جو ہماری آپ ﷺ سے وفا کا ثبوت ہے۔ آیئے ہم خود بھی اور اپنے بچوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت، عقیدت اور اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے

دہر میں اسمِ محمد ﷺ سے اجالا کردے

نزہت منعم پرنسپل کیمپس ۳

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرتِ نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریئر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ-وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔

آپ کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کے دعوے دار ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ (آل عمران 31)

الحدیث

حدیث نبوی ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔(جس کی پیروی کی جانی چاہیے) (صحیح مسلم)

اپنا جائزہ:

- کیا ہم رسول پاک ﷺ کی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ ہاں نہیں
- کیا ہم اپنی پسند پر رسول اکرم ﷺ کی پسند کو ترجیح دیتے ہیں؟ ہاں نہیں
- کیا ہم جانتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے وفا کرنے کا کیا مطلب ہے؟ ہاں نہیں

بچوں میں مطالعے کی عادت کیسے پیدا کی جائے؟

مطالعہ ایک ایسا انوکھا دروازہ ہے جو بچوں کو نئی دنیاؤں کی سیر کراتا ہے، ان کی سوچ کو وسعت دیتا ہے، اور انہیں ایک بہتر انسان بنانے میں مدد دیتا ہے۔ مگر آج کے ڈیجیٹل دور میں، جہاں موبائل فون، ویڈیوز اور گیمز بچوں کی توجہ کا مرکز بن چکے ہیں، وہاں کتابیں پڑھنے کا رجحان کم سے کم ہوتا جا رہا ہے۔

برطانیہ کے نیشنل لٹریری ٹرسٹ کی ایک تحقیق کے مطابق بچوں میں مطالعے کا شوق اپنی کم ترین سطح پر پہنچ چکا ہے۔ حالانکہ تحقیق یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ جو بچے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں، وہ تعلیمی میدان میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مطالعہ نہ صرف زبان دانی اور یادداشت کو بہتر بناتا ہے بلکہ یہ بچوں میں تحقیقی و تخلیقی، اور دنیا کو سمجھنے کی صلاحیت کو بھی پروان چڑھاتا ہے۔ زبان اور خواندگی کی مہارت کو فروغ دیتا ہے، یادداشت کو بہتر بناتا ہے اور مواصلات کی مہارت کو بڑھاتا ہے۔

اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے مطالعے کی عادت اپنائیں، تو چند آسان مگر مؤثر طریقے اپنا کر ہم ان میں کتابوں کی محبت پیدا کر سکتے ہیں۔

1 گھر میں مطالعے کا ماحول پیدا کریں

بچے جو کچھ دیکھتے ہیں، وہی سیکھتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے کتابیں پڑھیں، تو سب سے پہلے گھر میں ایسا ماحول بنائیں جہاں مطالعہ ایک عام سرگرمی سمجھی جائے۔

- ★ بچوں کے کمرے میں ایک چھوٹا سا کتابوں کا گوشہ (ریڈنگ کارنر) بنائیں۔
- ★ روزانہ چند منٹ کے لیے خود بھی کتابیں پڑھیں تاکہ بچے آپ کو دیکھ کر اس عادت کو اپنائیں۔
- ★ گھر میں مختلف موضوعات کی دلچسپ کتابیں رکھیں، جو بچوں کی عمر اور شوق کے مطابق ہوں۔
- ★ ہر بچہ مختلف ہوتا ہے، اس لیے ان کی پسند اور مطالعے کی سطح کو سمجھ کر ان کے لیے کتابیں منتخب کریں۔ کچھ بچے مزاحیہ کہانیاں پسند کرتے ہیں، کچھ کو مہم جوئی والی کہانیاں اچھی لگتی ہیں، اور کچھ کو سائنسی یا تاریخی کتابوں میں دلچسپی ہو سکتی ہے۔
- ★ اسکول میں ہونے والے کتب میلے سے کتابیں خریدنے پر ان کی حوصلہ افزائی کریں۔
- ★ والدین کا کام بچوں کو مجبور کرنا نہیں بلکہ ان کی رہنمائی کرنا ہے۔ کتابوں کے انتخاب اور خریداری کے عمل میں بچوں کو شامل کریں تاکہ ان کی دلچسپی کا اندازہ لگایا جا سکے۔ جب آپ ان کی پسند کی کتابیں فراہم کریں گے، تو وہ خود بخود اس طرف مائل ہوں گے۔

2 مطالعے کو دلچسپ بنائیں

★ مختلف ثقافتوں، پسِ منظر اور موضوعات پر مبنی کتابیں فراہم کریں۔

★ بچوں کے پسندیدہ کرداروں پر مبنی کہانیاں منتخب کریں تاکہ وہ ان سے جُڑ سکیں۔

★ انہیں کہانیوں میں شامل کریں، جیسے کہانی ختم ہونے سے پہلے ان سے اندازہ لگانے کو کہیں کہ آگے کیا ہوگا

★ کہانیوں کے کسی مختلف انجام کے بارے میں سوچنے کو کہیے۔

★ بچوں سے پوچھیے اگر وہ اس کہانی میں ہوتے تو کیا کرتے؟

3 مطالعے کو ایک تفریحی سرگرمی بنائیں

مطالعہ صرف تعلیمی ضرورت نہیں بلکہ ذہنی سکون اور تفریح کا بھی ذریعہ ہے۔اس لیے اسے ایک بوجھ کے بجائے خوشگوار سرگرمی بنائیں۔

★ کہانی سنانے کے لیے مزاحیہ اور دلچسپ انداز اپنائیں، مختلف کرداروں کی آوازیں نکال کر سنائیں۔

★ کہانی سننے کے بعد بچوں سے اس پر بات کریں—— کیا انہیں کہانی کا انجام پسند آیا؟ وہ اسے کیسے بدلنا چاہیں گے؟

★ خاندان کے افراد کے ساتھ مل کر پڑھنے کی سرگرمیوں میں حصہ لیں، جیسے اپنی پڑھی ہوئی کتابوں یا کہانیوں کی فہرست تیار کریں۔

★ پڑھی گئی کتاب یا کہانی پر تبادلہ خیال کریں۔

4 کتابوں کو بچوں کی کردار سازی کے لیے استعمال کریں

تاریخ کے اوراق پلٹتے چلے جائیں تو ہمارے اسلاف، انبیاء اکرامؑ، صحابہ کرامؓ، مجاہدوں، غازیوں اور بڑے بڑے روشن نام ہیں جن کے کارنامے بچوں کی بہترین رہنمائی اور اخلاقی تربیت میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ بچوں کی ان واقعات سے آگاہی کے نتیجے میں ہماری مذہبی اور ثقافتی روایات کو نمو حاصل ہوگا۔افسوس! کہ آج کے بچے فلمی ستاروں اور کھلاڑیوں کو ہی اپنا آئیڈیل بناتے ہیں اور ان کی گفتگو اور چال ڈھال ہی کی تقلید کرتے نظر آتے ہیں تو کیوں نہ ہم اپنے بچوں کو ان ناقابل فراموش کرداروں کی عظمت، شجاعت، دلیری، ایمانداری اور دیانتداری کے قصے سنائیں اور ان کے اندر بھی ان ہی خوبیوں کو اجاگر کریں۔

مطالعہ بچوں کے لیے ایک تحفہ ہے جو انہیں زندگی بھر فائدہ دیتا ہے۔اگر ہم والدین اور اساتذہ مل کر انہیں کتابوں سے جوڑنے کی کوشش کریں، تو ہم ایک ایسے معاشرے کی بنیاد رکھ سکتے ہیں جہاں علم اور تخلیقی صلاحیتوں کی قدر ہو۔ 'حقیقی' اور 'افسانوی' کردار و واقعات کے درمیان فرق کرنے کی صلاحیت موجود ہو اور جو نئے حالات و واقعات کے جزئیات پر غور و فکر کرنے اور ان کے ساتھ نبرد آزما ہونے کے ہنر سے آراستہ ہو۔

یاد رکھیں، مطالعے کی محبت ایک دن میں پیدا نہیں ہوتی، لیکن اگر صبر اور مستقل مزاجی سے کوشش کی جائے، تو ہر بچہ ایک اچھا قاری بن سکتا ہے۔

قرۃ العین رانا CEED ڈپارٹمنٹ

ابتدائی تعلیم میں کلی یا مجموعی نشونما

(HOLISTIC DEVELOPMENT IN EARLY CHILDHOOD EDUCATION)

ابتدائی تعلیم میں کلی یا مجموعی نشوونما کا تصور ایک ایسا تصور ہے جس میں بچوں کی جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی نشوونما پر یکساں توجہ دینا شامل ہے۔اس کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کو ایک مکمل اور متوازن فرد بنایا جائے جو زندگی کے مختلف شعبوں میں کامیابی حاصل کر سکے۔اس میں تعلیمی اداروں، اساتذہ اور والدین کا کردار بہت اہم ہے۔

تعلیم میں کلی یا مجموعی نشوونما کے پہلو:

1 ذہنی نشوونما: ابتدائی سالوں میں بچوں کا دماغ تیزی سے بڑھتا ہے، اور اس دوران سیکھنے کے مواقع ان کی علمی صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کرتے ہوئے ان کی ذہانت اور ذہنی نشوونما کا خیال رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے، بچے کی اصل شخصیت اس سے ابھر کر سامنے آتی ہے۔ ہر بچہ کسی نہ کسی مخصوص صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے اس صلاحیت یا ذہانت کو بروئے کار لانا اساتذہ اور والدین کی ذمہ داری ہے۔ بچوں کی علمی صلاحیتوں، مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں، اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے کے لیے اساتذہ اور والدین کو ایسے طریقہ کار اپنانے چاہئیں جو بچوں کی ذہنی نشوونما میں مدد کریں۔

2 سماجی نشوونما: بچوں کو دوسروں کے ساتھ میل جول اور تعاون اور ذمہ داری کے احساس کی تربیت دی جاتی ہے اسکولوں میں گروہی سرگرمیوں اور سماجی کاموں کے ذریعے بچوں کی سماجی نشونما کی جاتی ہے۔

3 جذباتی نشوونما: بچے اپنے جذبات کی پہچان اور ان کے اظہار کے طریقے سیکھتے ہیں۔ اسکولوں میں بچوں کی خود اعتمادی، خود آگاہی، اپنے جذبات کا اظہار کرنے اور دوسروں کے جذبات کا احترام کرنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔

4 جسمانی نشوونما: اس میں بچوں کی صحت، جسمانی سرگرمیوں، اور مناسب غذا کی اہمیت شامل ہے۔

5 تعلیمی بنیاد: تعلیم بچوں کو پڑھنے، لکھنے، اور گننے جیسی بنیادی مہارتوں میں مہارت حاصل کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ابتدائی تعلیم میں بچوں کو کھیلوں اور کہانی سنانے کا طریقہ جیسی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے سیکھنے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ تصویری کتابیں اور چارٹس بچوں کی بصری تعلیم اور گروہی سرگرمیاں بچوں کو دوسروں کے ساتھ کام کرنا اور مسائل کا حل تلاش کرنا سکھاتا ہے۔ اساتذہ بچوں کی رہنمائی کرتے ہیں اور ان کی منفرد صلاحیتوں کو پہچان کر ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ ابتدائی بچپن کی تعلیم کا مقصد نہ صرف بچوں کی تعلیمی بنیاد مضبوط کرنا ہے بلکہ انہیں زندگی میں ایک کامیاب اور متوازن فرد بننے کے لیے تیار کرنا بھی ہے۔ بچوں کے لیے ابتدائی تعلیم کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ جو والدین بچوں کو مثبت اور حوصلہ افزا ماحول فراہم کرتے ہیں وہ بچے ہر میدان میں اعتماد کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔

عائشہ وارثی پرنسپل کیمپس 7

کچھ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جو شخص میری مسجد میں 40 نمازیں لگاتار ادا کرے اور درمیان میں کوئی نماز فوت نہ ہو تو وہ دوزخ کی آگ عذاب اور نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔(ترمذی)

ایک اور حدیث نبوی ﷺ کے مطابق مسجد نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں 50 ہزار نماز ادا کرنے سے افضل ہے (صحیح بخاری)

یوں تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا چپہ چپہ نور میں افشاں ہے لیکن کچھ مقامات ایسے ہیں جن کی خصوصی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

ریاض الجنۃ (جنت کا باغ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یہ جگہ ریاض الجنۃ کہلاتی ہے۔ سات ستون، منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، محرابِ رسول ﷺ اسی ریاض الجنۃ میں ہیں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سات ستون:

مسجد نبوی ﷺ کے ان سات ستونوں کا بڑا خاص مقام ہے ان سے کئی یادیں وابستہ ہیں آپ ﷺ ان ستونوں کے ساتھ ٹیک لگا کر تشریف فرما ہوتے نماز پڑھتے یہاں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی ان ستونوں پر ان کے نام جلی حرف میں کندہ ہیں ہر ستون کی اپنی فضیلت اور مقام ہے۔

1 ستون حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا:

یہ ستون روضئہ مبارک کے وسط میں واقع ہے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا "میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں"۔ اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمائی تھی اس لیے اس کو ستون عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہا جاتا ہے۔

2 ستون حنانہ:

یہ محراب نبی ﷺ کے قریب ہے۔ حضور ﷺ کے زمانے میں یہاں کھجور کا درخت تھا جس سے آپ ﷺ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے منبر بنوایا لکڑی کا منبر تیار ہونے کے بعد آپ ﷺ نے اس پر کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا۔ آپ ﷺ کی جدائی اس کھجور کے درخت سے برداشت نہ ہو سکی اور وہ رونے لگا اس کے رونے کی آواز صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ اجمعین نے بھی سنی۔ آپ ﷺ نے کھجور کے درخت پر ہاتھ رکھا تو وہ خاموش ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا "اگر میں اسے خاموش نہ کرتا تو یہ قیامت تک بے چین رہتا"۔

3 ستون ابی لبابہ رضی اللہ تعالی عنہ:

اسے استوانہ توبہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں حضرت ابی لبابہؓ کا قصور معاف ہوا تھا۔ یہ واقعہ کچھ یوں ہے کہ جب رسول ﷺ نے یہودی قبیلے بنی قریظہ کا محاصرہ کیا تو انہوں نے مسلمانوں سے ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بات کرنے کا مطالبہ کیا کیونکہ وہ اسلام لانے سے قبل ان کے حلیف تھے جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ ان کے پاس گئے تو وہ لوگ ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ سے رحم کی التجا کرنے لگے اور پوچھا کہ اگر ہم نے خود کو آپ ﷺ کے حوالے کر دیا تو کیا سلوک ہو گا اس پر حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اس طرح اشارہ کیا کہ قتل کر دیے جاؤ گے۔ لیکن ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ کو احساس ہو گیا کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے بے وفائی کی ہے لہٰذا اٹھے اور مسجد نبوی ﷺ میں جا کر اس ستون سے خود کو باندھ لیا اور قسم کھائی کہ تب تک خود کو نہ کھولوں گا جب تک اللہ میری توبہ قبول نہیں کرتا اور رسول اللہ ﷺ خود اپنے ہاتھوں سے مجھے نہیں کھولتے۔ حضور ﷺ نے سنا تو فرمایا "اگر وہ میرے پاس آتے تو میں اللہ سے ان کی مغفرت طلب کرتا"۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ کی صاحبزادی انہیں قضائے حاجت کے لیے اور نماز کے لیے کھولتیں پھر باندھ دیتیں۔ ایک رات حضور ﷺ نے تبسم فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے ابولبابہ رضی اللہ تعالی عنہ کی توبہ قبول کر لی پھر آپ ﷺ نے ان کی رسیاں کھولیں۔

4 ستون سریر:

اس کے نزدیک سرور عالم ﷺ اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے لیے بستر بچھا دیا جاتا تھا اور پردہ لٹکا دیا جاتا تھا۔

5 ستون وفود :

یہاں حضور ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات کیا کرتے تھے۔

6 ستون علی رضی اللہ تعالی عنہ یا ستون حرس :

یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نماز پڑھا کرتے تھے اور حضور ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ "اللہ تم کو لوگوں کے شر سے بچانے والا ہے"(المائدہ 67) تو آپ ﷺ نے نگرانی سے منع کر دیا۔

7 ستون تہجد :

نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔

محراب نبوی ﷺ :

یہ وہ مقام ہے جہاں حضور اکرم ﷺ امامت کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ اس جگہ محراب کی تعمیر اس طرح کی گئی ہے کہ جہاں رسول اکرم ﷺ سجدہ کیا کرتے تھے وہ جگہ محفوظ کر دی گئی۔ اور نمازی کا سجدہ اس جگہ ہوتا ہے جہاں رسول پاک ﷺ کے قدم مبارک ہوتے تھے۔ اس محراب پر کندہ ہے "ھذا محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" یہ محرابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

منبر شریف :

رسول پاک ﷺ کے لیے تین زینے کا منبر بنایا گیا۔ آپ ﷺ اس پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

آپ ﷺ کا منبر شریف قیامت کے دن حوض مبارک پر نصب کیا جائے گا۔

آپ ﷺ تیسرے زینے پر کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہا دوسرے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہا پہلے زینے پہ کھڑے ہوتے تھے جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ انہوں نے چھے سال اسی طرح خطبہ دیا پھر اسی جگہ کھڑے ہوئے جہاں حضور ﷺ کھڑے ہوتے تھے۔

امیر معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن حکم نے منبر شریف میں چھ زینوں کا اضافہ کیا، یہ اضافہ نیچے سے کیا گیا. اس طرح منبر کے نو زینے ہو گئے خطبا ساتویں زینے پر کھڑے ہوتے جو اصل منبر کا پہلا زینہ تھا۔ یہ منبر 654ھ تک تھا پھر اس میں آگ لگ گئی تو منبر جل گیا۔ اس طرح لوگ اس کی برکت سے محروم ہو گئے۔

اھل صفہ :

صفّہ وہ جگہ ہے جو دور نبی ﷺ میں مسجد کے شمال مشرقی جانب واقع تھی۔ رسول صلی اللہ ﷺ نے اس جگہ پر کھجور کے درخت کے پتوں سے ایک چھپر اور چبوترہ بنوایا تو اس کا نام صفہ یعنی چبوترہ پڑ گیا۔ یہ ان مہاجرین کے لیے بنایا گیا جو مدینہ منورہ ہجرت کر کے آتے اور جن کا مدینہ منورہ میں کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ یہاں یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ اجمعین علم دین حاصل کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ انہیں قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر علوم و فنون سے بھی آراستہ فرماتے تھے۔ اہل صفا کے مشہور ترین مقیم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ چونکہ ان اصحاب نے خود کو علم کے لیے وقف کر رکھا تھا اور کوئی ذریعۂ معاش نہ تھا لہذا بھوک پیاس برداشت کرتے تھے اور بھوک کی شدت میں پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے رسول صلی اللہ علیہ وسلم انہیں اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک کیا کرتے تھے۔

اگر اس جگہ کو پہلی اسلامی جامعہ کہا جائے تو بجا طور پر درست ہے۔

نزہت منعم پرنسپل کیمپس ۳

سلسلہ: ہم سے پوچھیے

سوال

السلام علیکم۔

میرے بچے مڈل اور سینئر کلاسز میں پڑھتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ پڑھائی میں بہتر کارکردگی دکھائیں اور اپنے رزلٹ کو مزید بہتر کرنے کی کوشش کریں۔ اس کارکردگی کو بہتر کرنے کے لیے کچھ مؤثر تجاویز درکار ہیں۔

جواب:

وعلیکم السلام۔

امتحانات میں بچوں کی اچھی کارکردگی کئی عوامل کا نتیجہ ہوتی ہے۔ان میں ایک بہت ہی اہم اور بنیادی پہلو ہے بچوں کی پڑھائی سے متعلق عادات اور روٹین جس کو ہم study habits and routines کہتے ہیں۔جدید تحقیق اور تعلیمی ماہرین کی مختلف اسٹڈیز سے یہ بات ہو چکی ہے کہ کچھ عادات اور روٹین ایسے ہیں جو بچوں کی پڑھائی اور اس کے نتائج پر مثبت اثر ڈالتی ہیں۔ان میں سے کچھ عادات کا ذکر درج ذیل ہے:

روزمرہ کا شیڈول بنانا

بچوں کے ساتھ مل کر ان کا ایک ٹائم ٹیبل ترتیب دیا جائے جس میں دن بھر کے تمام کاموں کے لیے وقت مختص کیا ہوا ہو۔اس میں ان کے کھانے پینے، سونے جاگنے، پڑھائی، نماز، قرآن اور دیگر سرگرمیوں کے اوقات متعین ہوں۔اور اس ٹائم ٹیبل پر باقاعدگی سے عمل بھی کیا جائے۔ایک متوازن روٹین بچوں کی بہتر کارکردگی اور زندگی میں نظم و ضبط کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

نوٹس بنانا/اہم پوائنٹس کو ہائی لائٹ کرنا

پڑھائی کے دوران نوٹس بنانا، یا کسی سبق کو پڑھ کر اس کا فلو چارٹ یا اہم پوائنٹس تیار کرنا بھی کچھ ایسی عادات ہیں جو پڑھائی میں مدد کرتی ہیں۔اگر کتاب میں اہم پوائنٹس کو ہائی لائٹ کر لیا جائے تو دہرائی کرنے میں آسانی رہتی ہے۔

ہوم ورک وقت پر مکمل کرنا اور ٹیچر سے فیڈ بیک وصول کرنا

بچے اپنے دیے گئے ہوم ورک کو وقت پر مکمل کر کے ٹیچر سے بر وقت چیک کروائیں۔والدین بچوں کے ساتھ ساتھ اس بات کا دھیان رکھیں کہ بچوں کی کاپیاں مکمل ہوں اور ٹیچر کی طرف سے چیک کی ہوئی ہوں۔اس میں جس غلطی کی نشاندہی کی ہو اس کو درست بھی کیا جائے۔

سبق کی دہرائی کرنا

جو بھی سبق کلاس میں پڑھایا جائے اس کو باقاعدہ طور پر گھر جا کر دہرایا جائے۔اس سے اسکول میں کیا گیا سبق بہتر طور پر ذہن نشین ہو جاتا ہے اور امتحان کے وقت یہ خوف بھی نہیں رہتا کہ کوئی موضوع سمجھ میں نہ آیا ہو یا چھوٹ گیا ہو۔

سوالات بنا کر حل کرنا

امتحان کی تیاری کے وقت ہر موضوع کے سوالات بچے خود بنا کر ان کو حل کریں۔یہ صرف یاد کر کے زبانی دہرانے سے زیادہ مؤثر طریقہ ہے۔

نصابی کتب کے ساتھ دیگر ذرائع کا استعمال

کسی موضوع کو بہتر طور پر سمجھنے کے لیے اکثر اساتذہ کی طرف سے تاکید کی جاتی ہے کہ نصاب کی کتابوں کے ساتھ ساتھ دیگر حوالہ جاتی کتب، اور معلوماتی وڈیوز سے بھی رہنمائی لی جائے تاکہ مضمون کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے اور امتحان میں آنے والے سوالات کو بھی بہتر انداز میں حل کیا جا سکے۔

غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا

ماہرین کے مطابق بچوں کا غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینا ان کی ذہنی اور جسمانی نشوونما پر مثبت اثر ڈالتا ہے اور ان کے روٹین میں توازن برقرار رکھتا ہے۔اس کے نتیجے میں بچے امتحانات میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

جیسے کہ ہر بچہ مختلف ہوتا ہے اسی طرح ان کے سیکھنے اور پڑھنے کے طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں۔کچھ بچے سن کر سیکھتے ہیں، کچھ پڑھ کر، کچھ دیکھ کر اور کچھ بچے جب تک عملی طور پر کسی کام کو نہ کر لیں ان کو مضمون پوری طرح سے سمجھ نہیں آتا۔اوپر کچھ عمومی تجاویز دی گئی ہیں۔اس میں سے آپ ان کاموں کا انتخاب کر سکتے ہیں جو آپ کے بچے کے لیے مددگار ہوں۔

پڑھائی میں ایک اور اہم پہلو جو والدین کو سمجھنا چاہیے وہ یہ ہے کہ صرف اچھا رزلٹ لے آنا ہی بچوں کی کامیابی نہیں ہے۔اِن کو پراعتماد بنائیں اور آپ دیکھیں گے کہ وہ زندگی کے ہر امتحان میں بہترین نتائج لائیں گے۔اپنی خصوصی دعاؤں میں اپنے بچوں کو ضرور شامل کریں۔

جزاک اللہ خیر

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے تربیہ ای میگزین میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk